بسم الله الرحمن الرحيم الحمدلله وحده والصلوٰة والسلام علىٰ من لا نبى بعده و علىٰ آله واصحابه و من تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين۔

AlFatwa International 27 — الفتویٰ عالمی ۲۷

سر پرستِ اعلیٰ: سید عبدالحفیظ شاہ مدظلہٗ العالیہ | ربیع الاول ۱۴۲۳ھ مطابق جون ۲۰۰۲ء | مدیر: ڈاکٹر سید راشد علی

امام جماعتِ احمدیہ کے نام کھلا خط

جناب مرزا طاہر احمد قادیانی صاحب!

۱۶-۱۸ گریسن ہال روڈ، لندن SW18 5QL

سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

موضوع: کھسیانا بلا کھمبا نوچے

تمام حمد و ثنا اس مالکِ کون و مکاں کیلئے ہیں جس نے اپنے حبیب ﷺ کو آخری نبی و رسول بنا کر بھیجا اور ہمیں ان کے امتی ہونے کا شرف عطا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ شکر و احسان ہے کہ اس نے اس ناچیز کی تحریروں کو یہ شرف بخشا کہ آج آپ اصل موضوع سے ہٹ کر ذاتیات پر اتر آنے پر مجبور ہو گئے۔ فالحمدللہ۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو آپکے فتنے سے محفوظ و مامون فرمائے اور آپکے دامِ فریب میں پھنسے ہوئے گم کردہ راہوں کو دائرہٗ اسلام میں واپس لائے۔ آمین۔

جناب مرزا طاہر قادیانی صاحب! جونہی جماعتِ احمدیہ کی طرف سے شائع کردہ 'شیطان کے چیلے' نامی نئی کتاب موصول ہوئی بے اختیار کھسیانا بلا کھمبا نوچے والی مثال ذہن میں گونج گئی:!!! امید ہے کہ آپ ان لکیروں کو ضرور سراہیں گے جو آپکی ذہنی کیفیت کی صحیح عکاسی کر رہی ہیں۔ آپکی زیرِ نگرانی شائع ہونے والی اس کتاب کا سرسری نظر سے جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تحریر کا انداز وہی سوقیانہ ہے جو آپ کا اور آپکے دادا، مرزا غلام قادیانی صاحب کا طرہٗ امتیاز ہے۔ اپنی جماعت کے لوگوں کی طفل تسلی کیلئے نہایت چالاکی سے مؤلف نے حقائق کو چھپانے کی ایک ناکام کوشش کی ہے۔ مگر یاد رکھیں ؎

حقیقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
خوشبو آ نہیں سکتی کاغذ کے پھولوں سے

یہ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ (جون ۱۹۹۵) کی بات ہے جب آپ کی ہدایت پر نعیم عثمان میمن صاحب نے حضرت سید عبدالحفیظ شاہ صاحب کی کتاب Two in One کے جواب میں Three in One تحریر کی تھی۔ کتاب شائع ہونے کے کچھ ہی عرصے بعد موصوف کا اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انکا حشر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے ساتھ فرمائے۔ آمین۔ موصوف کی کتاب دراصل Two in One میں دیئے گئے حقائق پر پردہ ڈالنے کی ایک ناکام کوشش تھی۔ الحمدللہ ٹو ان ون کی مقبولیت میں اضافہ ہی ہوتا رہا ہے۔

تھری ان ونکی طرح 'شیطان کے چیلے' کے سرِ ورق پر بھی ایک کارٹون بنایا گیا تھا۔ آپ کے دادا اور بانیِ جماعت بھی اپنے مخالفین کے کارٹون شائع کیا کرتے تھے۔ گویا آپ نے بھی اپنے دادا اور نام نہاد نبی کی سنت ادا کی۔ ہمیں کارٹون بنانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ ہمارے خیال میں گرافکس (کارٹون) انسانی جذبات و واقعات کی عکاسی کا ایک مؤثر ذریعہ ہیں۔ چنانچہ ہم نے بھی مناسب جانا کہ الفتویٰ میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی زندگی کے مختلف گوشوں کو نمایاں کرنے کیلئے لکیروں کا سہارا لیا جائے۔ مگر افسوس کہ آپ کو ہمارا رسالہ اور اسکا کارٹون سخت ناگوار گذرتا ہے۔ اپنی ناراضی کا اظہار آپنے لندن کے ۱۹۹۵ء جلسہ سالانہ میں ان الفاظ میں کیا:

''ایک بدبخت Sheikhdom کے علاقے سے مختلف دنیا کے علاقوں میں احمدیوں کی مسلسل دل آزاری کر رہا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے خلاف نہایت خبیثانہ اشتہار ایک رسالہ بنا کر چھوٹا سا جس کا نام اس نے الفتویٰ رکھا ہوا ہے، وہ احمدیوں کو دل آزاری کیلئے پہنچاتا تھا... اس کو میں نے نعیم عثمان صاحب کے سپرد کیا کہ وہ اس سے نبٹیں اور وہ اللہ کے فضل سے دفاعی حملوں کیلئے بہت استعدادیں رکھتے ہیں۔ ان کو میں نے عموماً سمجھا دیا۔ اور انہوں نے وہ کتاب اب شائع کر دی ہے۔ اس وقت تیار ہے ہمارے پاس۔ جس طرح اس نے حضرت مسیح موعود کی تصویر بنائی تھی، اس منحوس، اس منحوس کی تصویر تو ہم نے نہیں بنائی مگر شیطان کا جو تصور یہاں یورپ میں پایا جاتا ہے، اس کی تصویر بنائی ہوئی ہے......'' (مرزا طاہر کا دوسرے دن کا خطاب، جلسہ سالانہ ۱۹۹۵ء بمقام لندن)

بدبخت!! خبیثانہ اشتہار!! منحوس!! سبحان اللہ کیا جوشِ خطابت ہے!! غالباً یہ آپکے دفاعی حملے کا ایک انداز ہے۔ مگر اس قسم کی زبان استعمال کر کے کیا آپ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی جھوٹی نبوت کو سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ شاید آپکی نظر سے وہ واقع نہیں گزرا جب کوئی امام صاحب گندے پانی کے جوہڑ سے گزر رہے تھے تو ایک نوعمر لڑکے کو انہوں نے ٹوکا کہ ذرا سنبھل کے چل ایسا نہ ہو کہ گر پڑے۔ آپ کو معلوم ہے اس نے کیا جواب دیا تھا؟ اس نے کہا تھا: امام صاحب آپ سنبھل کر چلیں۔ اگر میں گرا تو اکیلا گروں گا لیکن اگر آپ گرے تو اپنے پیچھے آنے والے تمام لوگوں کو لیکر گرینگے۔

جناب مرزا طاہر صاحب! موضوعِ بحث مرزا کادیانی، بانی جماعت احمدیہ کی ذات، انکا کردار ہے، انکی تحریریں، انکے دعاوی ہیں نہ کہ ڈاکٹر راشد یا عبدالحفیظ شاہ صاحب۔ اگر بانیِ جماعت احمدیہ جھوٹا ہے (جیسا کہ انکی تحریروں سے ثابت ہے) تو وہ اپنے ساتھ ایک خلقت کو تباہی کے گڑھے میں ڈھکیل چکا ہے۔ اور انکے مرنے کے بعد اب آپ انکی خلافت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے عوام کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں۔ آخر کب تک آپ اس طرح سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے رہیں گے؟

مرزا طاہر صاحب! الفتویٰ انٹرنیشنل کے شمارے نمبر ۲۷ کے ذریعے ہم سابق احمدی اور انٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ ان اسلام ممبائی کے روحِ رواں جناب احتشام الحق عبدالباری صاحب کا ایک خط آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں جو کہ دراصل قادیانیوں/احمدیوں کے نام ایک اپیل ہے۔ اس خط کے آخر میں جناب احتشام صاحب نے آپ کو یا آپکے نامزد کردہ مبلغ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے سچ اور جھوٹ پر مناظرے کیلئے دعوت دی ہے۔ امید ہے کہ اپنے دادا کی عزت و ناموس کی خاطر اپنے مبلغین کی طرح فرار ہونے کی کوشش نہیں کرینگے۔

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ — ڈاکٹر سید راشد علی

محرم الحرام ۱۴۲۳ھ/مارچ ۲۰۰۲ء — ازدبا الفجیرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

احمدی بھائیوں کے نام اپیل

اینٹی احمدیہ/قادیانی مومنٹ ان اسلام ممبائی کی طرف سے

قادیانی/احمدی بھائیوں کو نئی انعامی پیشکش

حوالجات غلط ثابت کرنے پر ڈیڑھ لاکھ روپے کا انعام

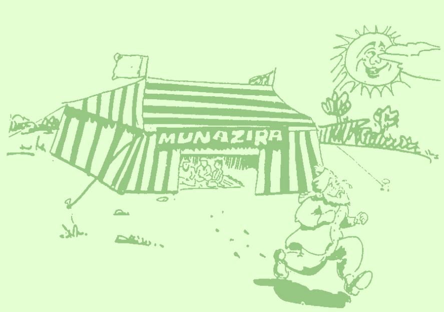

مناظروں سے فرار کی مختصر روداد

معزز قارئین کرام! عزیز احمدی/قادیانی بھائیو اور دوستو!!

تمام دنیا کے تقریباً ڈیڑھ ارب مسلمانوں کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکار (قادیانی/احمدی/لاہوری) اپنی تحریروں کی روشنی میں کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ دوسری طرف احمدیوں کا اصرار ہے کہ وہ مسلمان ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟

معزز قارئین! ہمارا ایمان ہے کہ افہام و تفہیم سے تمام مذہبی اختلافات پر امن طور پر حل ہو سکتے ہیں۔ چونکہ اس سارے قضیے میں عوام سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں، چنانچہ اینٹی احمدیہ موومنٹ نے طے کیا تھا کہ اس بات کا فیصلہ عوامی عدالت میں ہی ہونا چاہئے اور اس مقصد کیلئے علمی مناظرے سے بڑھ کر ہمارے خیال میں کوئی اور آسان اور پرامن طریقہ نہیں ہے۔ عوام کی موجودگی میں مناظرہ کرنے سے نہ صرف ہر دو فریقوں کو کھل کر اپنے دلائل دینے کا موقع مل جاتا ہے بلکہ حق و باطل کا فرق بھی لوگوں کے سامنے واضح ہو جاتا ہے۔

الفتویٰ انٹرنیشنل شمارہ نمبر ۲۲ میں اینٹی احمدیہ موومنٹ (الفجیرہ) نے دنیا بھر کے قادیانی (احمدی) مبلغین کو عوام الناس کی موجودگی میں (اور اگر وہ ضرورت محسوس کریں تو پولیس کی حفاظت میں) مناظرہ کرنے کی دعوت دی تھی کہ وہ خود اپنی سہولت کے مطابق وقت و مقام طے کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار اور ان کے سچے اور جھوٹے ہونے پر مناظرہ کر لیں۔ لیکن قادیانیوں کی غیرت مر گئی ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ انشاء اللہ قادیانی جماعت کا کوئی فرد یا مبلغ تا قیامت اینٹی احمدیہ موومنٹ سے عوام کی موجودگی میں کبھی بھی مناظرہ کرنے نہیں آئے گا۔ الحمدللہ مرزا قادیانی اور ان کے متبعین نے ایسی اولاد ہی نہیں جنی کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹے دعووں کا دفاع کر سکے۔ قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد اور انکے مبلغین کا مناظروں کی ان دعوتوں سے مسلسل فرار نے مرزا غلام احمد قادیانی کو پھر سے پکا جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔

آپ کو یاد ہو گا کہ پچھلی بار ہماری طرف سے جماعت کے سرکردہ مبلغین کو پانچ لاکھ روپے کا انعامی چیلنج دیا گیا تھا کہ اگر وہ ایک بھی حوالے غلط ثابت کر دیں تو وہ اس انعام کے حقدار ٹھہریں گے۔ افسوس کہ جماعتِ احمدیہ میں ایک بھی ایسا جیدار نہیں نکلا جو اپنے نام نہاد پیغمبر کے دفاع کیلئے آگے بڑھتا اور اس انعام کو حاصل کرتا۔ اسی طرح ہمارے ایک لاکھ روپے والے دوسرے انعامی چیلنج بعنوان "اسلام کی عظیم الشان فتح اور قادیانیت کا رسوا کن مناظرے سے فرار" کے حوالجات کو بھی قادیانی مبلغین غلط ثابت نہیں کر پائے۔

احمدی بھائیو!! غور کرنے کا مقام ہے۔ یہ مرزائی مبلغین ویسے تو آپ کے سامنے بڑی لفاظی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ہمیشہ اپنے اخبارات اور جلسوں میں مناظرہ و مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں مگر جب بھی ہم آگے آکر ان کی دعوت قبول کرتے ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی اصل تحریروں پر بات چیت کیلئے ان کو دعوتِ مناظرہ دیتے ہیں تو یہ دم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔ آخر ایسا کیوں ہے؟

اس کی وجہ صاف اور سیدھی سادھی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں جھوٹ، فریب اور خرافات سے پر ہیں۔ ہمارے پاس یہ کتابیں موجود ہیں اور ہم نے ان کا مطالعہ کیا ہے۔ چنانچہ جب ہم ان مبلغین سے دوبدو مناظرے کی درخواست کرتے ہیں تو ان کے پاس فرار کے سوا کوئی چارہ نہیں رہتا۔ ہاں یہ ایسے لوگوں کو اپنا شکار بنانے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں جو مرزا قادیانی کی تحریروں سے ناواقف ہوں۔ اس مقصد کیلئے احمدی مبلغین انتہائی چالاکی سے سادہ لوح مسلمانوں کو قرآن و حدیث کے تحریف شدہ حوالوں کے ذریعے حیات مسیح، وفات مسیح، خاتَم اور خاتِم کی بحث میں الجھا دیتے ہیں۔ بے چارے ناواقف اور کم علم مسلمان یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ قادیانی مبلغین اسلام کا بڑا پرچار کر رہے ہیں۔ پس اس طرح قادیانیوں کو اپنا الو سیدھا کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ عوام کی توجہ مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات سے ہٹا کر انکے فریب اور جھوٹ پر پردہ ڈال دیا جاتا۔ حالانکہ جب آپ کو قادیانیت/احمدیت کی تبلیغ کی جاتی ہے تو سب سے زیادہ اہم بات جس کا جاننا آپ کیلئے ضروری ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص کو نبی یا مسیح موعود یا امام مہدی تسلیم کرنے کیلئے یہ مبلغین آپکو پھانس رہے ہیں وہ کون ہے؟ اس کا کردار کیا ہے؟ اس نے اپنی کتابوں میں کیا کہا ہے؟ آیا یہ شخص اپنے دعووں میں سچا ہے یا جھوٹا؟ مگر یہ مبلغین مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات پر آپ سے کبھی بات نہیں کرتے۔

نومبر ۲۰۰۰ء میں شولاپور کے گاؤں میں قادیانی مبلغ **مبارک امروھی** نے تمام مسلمانوں کو

مناظرہ کا چیلنج دیا۔ اس کی اطلاع فوراً ہی وہاں کی ختم نبوت موومنٹ نے انٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ کو دی۔ جس پر ہمارا ایک وفد شولا پور پہنچا اور قادیانی مبلغ کو مناظرہ کی دعوت کی قبولیت کی اطلاع دی۔ قادیانی مبلغین **جناب مبارک امروھی** اور **خضر حیات صاحب** نے تیاری نہ ہونے کا بہانہ کیا اور مناظرہ کی مہلت مانگی۔ اور پھر راتوں رات یہ قادیانی مولوی صاحبان مناظرہ کرنے کی بجائے وہاں سے فرار ہوگئے۔ سبحان اللہ! جاء الحق و زھق الباطل! نتیجتاً شولا پور کے دو گاؤں (ناگن ھلی اور اکل کوٹ) قادیانیت سے تائب ہوکر دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہوگئے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

قادیانی مبلغ کا اقرار:

آخر کیا وجہ ہے کہ قادیانی مبلغین اس طرح مناظرہ سے راہ فرار اختیار کرتے ہیں؟ اس کا انکشاف حال ہی میں ہوا۔ مارچ ۲۰۰۳ء کی بات ہے کہ ممبائی کے موجودہ مبلغ جناب **شمشاد احمد قادیانی** صاحب سے میں نے مرزا صاحب کی تحریروں پر مناظرہ کرنے کی درخواست کی، فرمانے لگے (یہاں کے الفاظ ہیں):

"ہماری سپریم پاور جب آپ سے مناظرے کیلئے نہیں آیا سامنے تو پھر میری کیا حیثیت ہوئی؟"

سبحان اللہ!! اب حقیقت واضح ہوگئی ہے۔

حالانکہ مرزا صاحب کے خدانے ان کو ضمانت دی ھے کہ:

"میں تیری جماعت کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غلبہ دونگا۔"

(اربعین ۲، روحانی خزائن جلد ۱۷ص ۳۶۷)

پس مرزا قادیانی بھی جھوٹا ثابت ہوا اور ان کا وہ خدا بھی جس نے یہ وحی بھیجی۔ احمدی بھائیو! غور کرنے کا مقام ہے کہ کن لوگوں کے ہاتھوں آپ اپنے ایمان کا سودا کر رہے ہیں!! جی ہاں! قادیانی مبلغین بمع انکے امام مرزا طاہر کے انگریزوں کے اس خودکاشتہ نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے سچے یا جھوٹے ہونے پر مسلمانوں سے بالعموم اور انٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ ممبائی اور انٹی احمدیہ موومنٹ انگیرہ کے ڈاکٹر راشد سے بالخصوص مناظرہ و مباہلہ کرنے سے بھاگتے ہیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد بھی فرار ھوگئے

غازی چوک عثمان آباد 413501 کے قادیانی مبلغ جناب ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی نے بھی مجھ سے مرزا قادیانی صاحب کے جھوٹ اور سچ پر مناظرہ کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ موصوف بظاہر بڑے عالم فاضل شخص ہیں۔ اپنے بچپن میں میں نے ان کی ایک تقریر سنی تھی جو آج تک یاد ہے۔ افسوس کہ وہ بھی اپنا وعدہ وفا نہ کرسکے اور مناظرے سے فرار ہوگئے۔

میرے عزیز احمدی بھائیو! ایک اور مثال ملاحظہ فرمایئے:

سونگھڑوی صاحب سے مناظرہ:

اڑیسہ (کٹک) میں ایک احمدی رہتے ہیں جنکا نام **سید حسن رشید احمد سونگھڑوی** ہے۔ انکا پتہ .Post Songhda, Distt. Cuttack, Orissa Pin Code 7542021 ہے۔ گذشتہ ایک سال سے میری ان سے مناظرے کے بارے میں گفت و شنید جاری تھی۔ حسن رشید صاحب کے بقول ان کے والد احمدیت کے بہترین عالم اور انسائکلوپیڈیا آف قادیانیت ہیں اور بالخصوص مخالفین احمدیت/قادیانیت کے سوالوں کا چٹکیوں میں جواب دینے میں انکو بڑی ملکہ حاصل ہے۔ چنانچہ **سونگھڑوی صاحب** کو انٹی احمدیہ موومنٹ ممبائی کی طرف سے مناظرہ کی دعوت دی گئی بمع آمد و رفت کا کرایہ اور طعام کا خرچ۔ انھیں یکم ستمبر ۲۰۰۱ء سے ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۱ء کے اندر مناظرہ کرنے کی مہلت دی گئی تھی۔

حسن رشید صاحب کے کہنے کے مطابق سونگھڑوی صاحب تو مناظرہ کرنے کیلئے تیار تھے لیکن مناظرہ کی دعوت قبول کرنے پر قادیان میں احمدیوں کے درمیان کافی جھگڑا ہوا اور ناظر دعوت و تبلیغ اور نشر و اشاعت، **انعام غوری** صاحب، نے سونگھڑوی صاحب کو مناظرہ کرنے سے روک دیا کیونکہ اس سے پہلے کئی قادیانی عالم ہمارے ساتھ مناظروں اور مباحثوں میں شرمناک شکست سے دوچار ہوچکے تھے۔ مثال کے طور پر آندھرا کے عالم **یوسف قادیانی** صاحب جن کا ذکر الفتویٰ ۲۱ میں درج ہے۔ انہوں نے انٹی احمدیہ موومنٹ سے مباحثہ میں زبردست شکست کھائی۔

طاعون اور امریکه کے احمدی مبلغ سے مناظرہ

حال ہی میں امریکہ کے قادیانی مبلغ **محمد یونس ایم فاروق** (رہائش: Rigel Way, Miraloma CA 91752, USA 5400) نے گونڈی (ممبائی) کے علاقہ میں تمام مسلمانوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا تھا۔ وہاں کے مسلمانوں نے انٹی احمدیہ موومنٹ سے رابطہ قائم کیا۔ ہمارے ساتھ اس مناظرے کے نتیجے میں بھری محفل میں محمد یونس ایم فاروق صاحب نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کی موجودگی میں بغیر کسی دباؤ کے ہاتھ جوڑ کر شکست قبول کی۔ جناب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کو ثابت کرنے کیلئے طاعون کی پیشگوئی کو بطور دلیل پیش کیا تھا۔ مگر ہمارے پیش کردہ دلائل کی روشنی میں الحمدللہ جھوٹے کا منہ کالا ہوا اور اسلام کا بول بالا ہوا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جس فراغ دلی سے انہوں نے شکست تسلیم کی ہے اتنی ہی آسانی سے وہ انکے سینے کو اسلام کیلئے کھول دے اور انکو قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔ انشاءاللہ آج کے اس مرحلے میں اسی پیشگوئی کا پردہ چاک کرنے جا رہا ہوں۔ اس مناظرہ کی آڈیو کیسٹ بھی دستیاب ہے۔

احمدی بھائیو! آپ اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ مسلمانوں کی طرف سے جب بھی مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کی کتابوں کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں تو قادیانی خلیفہ اور انکے مبلغین ہر دلیل کو آپ لوگوں کے سامنے یہ کہہ کر رد کردیتے ہیں کہ یہ سب جھوٹا پراپگنڈہ ہے اور ہماری کتابوں میں یہ حوالے نہیں ہیں۔ انٹی احمدیہ موومنٹ کی جانب سے دوبارہ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ انشاءاللہ کوئی بھی حوالہ سیاق و سباق سے ہٹ کر نہیں لیا گیا ہے، نہ توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ آگے پیچھے، دائیں بائیں، اوپر نیچے خوب اچھی طرح پڑھ لیں۔ دنیا کی کسی بھی عدالت میں ان حوالجات کو غلط ثابت کرنے والے پہلے احمدی کو ہم ڈیڑھ لاکھ روپے کا انعام دینے کا اعلان کرتے ہیں۔ اگر آپ ایسا نہ کرسکیں تو پھر ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ قادیانیت سے تائب ہوکر دائرہ اسلام میں داخل ہوجائیں۔

احمدی بھائیو!! میں نے احمدیوں کے ہی درمیان احمدیہ مشن الحق بلڈنگ بمبئی کی اس چاردیواری میں آنکھ کھولی ہے اور ان ہی کے درمیان پروان چڑھا ہوں۔ یہ بات میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں سے ناواقفیت کی بناء پر آپ سب لوگ احمدیت کے جال میں پھنس گئے ہیں۔ آپ میں سے کتنے ہیں جنھوں نے یہ کتابیں پوری پڑھیں ہیں؟ مجھے تو پکا یقین ہے کہ جماعت کے مبلغوں نے بھی مرزا صاحب کی تمام کتابوں کا دیانتداری سے مطالعہ نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ عوام کے سامنے ہم سے گفتگو کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ کہیں ان کی پول نہ کھل جائے۔ میں آپ تک وہی حقائق پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں جو آپ سے دانستہ یا نادانستہ پوشیدہ رکھے گئے ہیں۔ میرا کام آپ تک حق کا پہنچا دینا ہے۔ ماننا نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے اور

ہدایت دینا اللہ کا کام ہے۔ یاد رکھیں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب خود فرماتے ہیں کہ:

”نیک بخت انسان کا فرض ہے کہ سچائی کے طریقوں کو ہاتھ سے جانے نہ دیوے بلکہ اگر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ انسان کی زبان پر کلمہ حق جاری ہو اور اپنے آپ سے غلطی ہو جائے تو اپنی غلطی کا اقرار کر کے شکر گزاری کے ساتھ اس حقیر آدمی کی بات کو مان لیوے اور انا خیر منہ کا دعویٰ نہ کرے ورنہ تکبر کی حالت میں کبھی رشد حاصل نہیں ہوگا بلکہ ایسے آدمی کا ایمان بھی معرض خطر میں ہی نظر آتا ہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱۷)

چنانچہ میری اپنے احمدی بھائیوں سے درخواست ہے کہ حق کو دیانتداری سے قبول کر لیں۔ اسی میں آپکے دین و دنیا کی بھلائی ہے۔ ورنہ آخرت میں کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئیگا۔ میں بہر حال اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں۔

مرزا قادیانی اور پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”**فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذوانتقام** ۔ ترجمہ: آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کریگا ۔ بے شک اللہ بڑا زبردست بدلہ لینے والا ہے۔“ (سورۃ ابراہیم ۴۷)

یہی بات مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں:

”ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔“ (کشتی نوح، روحانی خزائن ج ۱۹ ص ۷)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے امام مہدی، مسیح موعود اور نبی و رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور پھر اپنے دعوے کے ثبوت میں کہا کہ:

”بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔“ (روحانی خزائن جلد ۵ ص ۲۸۸)

اب اگر کوئی مرزا صاحب کی حقیقت جاننا چاہتا ہے تو اس کو ان پیشگوئیوں کو جانچنے کے علاوہ اور کسی بات میں وقت ضائع کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اگر مرزا صاحب خدا کے سچے نبی اور رسول ہیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ ان کی کوئی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو جائے۔ مگر جب بھی آپ مرزا صاحب کو انکے اپنے قائم کردہ معیار پر پرکھیں گے تو وہ پکے جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ خواہ وہ محمدی بیگم سے الہامی شادی کی پیشگوئی ہو یا کسی بیوہ عورت سے شادی کا الہام، عبد اللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی ہو یا اپنے صالح فرزند کی پیدائش کا الہام، مرزا صاحب نے جتنی شدومد سے اپنی کسی پیشگوئی کو معیار صداقت قرار دیا اتنا ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل و خوار کیا۔ آیئے آج کے اس رسالے میں ہم مرزا صاحب کی طاعون کے متعلق پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

طاعون نے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا بھانڈا بیچ چوراہے پر پھوڑ دیا

عرصہ بیس سال سے مرزا صاحب نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں یہ الہام شائع کر رکھا تھا:

”انہ اوی القریہ“

اس کے بارے میں ایک طویل عرصہ تک یہی ارشاد فرماتے رہے کہ اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ ۱۹۰۲ء میں ہندوستان کے متعدد صوبوں میں طاعون کی وباء کا آغاز ہوا اور رفتہ رفتہ بہت سے شہر اور گاؤں اس کی لپیٹ میں آگئے۔ ہندوستان ایک بہت بڑا ملک ہے اس لئے ہنوز ہزاروں آبادیاں اس وباء سے محفوظ بھی تھیں۔ ابتداً قادیان میں بھی اس وبا کا کوئی شکار نہ ہوا۔ بہر حال مرزا صاحب جیسے شکاری کیلئے اپنی دکانداری چمکانے کا یہ ایک نادر موقع تھا۔ عوام کی کسمپرسی، مجبوری، خوف، بیماری کی دہشت اور عوام کی سادگی و توہم پرستی سے انہوں نے بھرپور فائدہ اٹھانے کی ٹھانی۔

خوف ۔ ایک نفسیاتی حربہ

پہلے پہل لوگوں کو نفسیاتی طور پر خوفزدہ کرنے کیلئے مرزا صاحب اور انکے نمک خوار مریدوں نے یہ پراپگنڈہ کرنا شروع کر دیا کہ ایک رسول (مرزا صاحب) کی تکذیب کی جارہی ہے اس لئے اللہ نے یہ عذاب بھیجا ہے۔

”پنجاب پر طاعون کا حملہ کیوں ہو رہا ہے؟ ہمارے نزدیک اس کی یہ وجہ ہے کہ خدا نے یہاں ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ تو اول المکذبین یہی لوگ ہوئے اور انہوں ہی کفر کے فتوے دیئے ہیں۔“ (ملفوظات جلد نمبر ۳ صفحہ ۲۱۹)

ہر طرف نفسا نفسی کا عالم تھا۔ دھڑا دھڑ لوگ مر رہے تھے۔ مرزا صاحب کے اس پراپگنڈے نے لوگوں کو مزید خوفزدہ کر دیا۔

عوام کو پھنسانے کیلئے دوسری چال

جب مرزا صاحب نے دیکھا کہ فضا سازگار ہے تو سادہ لوح عوام کو پھنسانے کیلئے دوسری چال چلی کہ قادیان چونکہ ایک نبی یعنی مرزا صاحب کا مسکن ہے اس لئے یہاں عذاب نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔ یہی نہیں بلکہ اگر کوئی طاعون زدہ شخص باہر سے قادیان میں آجاتا ہے تو وہ بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کیلئے اسی زمانے میں مرزا صاحب نے ”کشتی نوح“ نامی کتاب بھی لکھ ڈالی۔ اس کتاب سے عوام کو یہ تاثر دینا چاہا کہ موجودہ طاعون طوفان نوح کی طرح مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں کا صفایا کر دے گا لیکن جو لوگ ان کی بیعت میں داخل ہونگے وہ گویا کشتی نوح میں سوار ہو کر عذاب سے بچ جائیں گے۔ چنانچہ مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

”طاعون خدا کا عذاب ہے جو حضرت مسیح موعود کی تائید کیلئے بھیجی گئی ہے۔ اگر ہماری جماعت کی ترقی کی رفتار کو دیکھا جائے تو ثابت ہوگا کہ ساٹھ ستر فیصد آدمی طاعون کی وجہ سے سلسلے میں داخل ہوئے ہیں۔ مجھ کو یاد ہے کہ طاعون کے دنوں میں پانچ پانچ سو۔ ہزار ہزار آدمی کی بیعت کے خطوط حضرت صاحب کے پاس روزانہ آتے تھے۔“ (مرزا محمود کا خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان جلد ۵ نمبر ۷۲ مورخہ ۹ مارچ ۱۹۱۸ء)

احمدی بھائیو!! کچھ سمجھے آپ؟ جتنی زیادہ بیعتیں اتنا ہی زیادہ چندہ!!! یہ تھی چال۔

کشتی مرزا ۔ طاعون مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”قرآن شریف سے پتہ لگتا ہے کہ جب نوح کا بیٹا طوفان میں غرق ہونے لگا تو نوح نے کہا کہ تو آجا۔ تو اس نے کہا کہ مجھے تیرے پاس آنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔ میں پہاڑ پر چڑھ جاؤں گا۔ گویا وہ نادان اپنے اسباب اور تدابیر سے بچنا چاہتا

تھا۔ مگر خدا تعالے نے فرمایا کہ آج تجھے خدا سے کوئی بچانے والا نہیں۔ اسی طرح میرے الہام میں بھی یہی ہے کہ واصنع الفلک باعیننا و وحینا و لا تخاطبنی فی اللذین ظلموا انھم مغرقون۔ اور اس مسجد مبارک کیلئے فرمایا من دخلہ کان امنـا یہ دلالت کرتے ہیں کہ ایک طوفان عظیم آنے والا ہے۔ اور اس میں وہی لوگ بچیں گے جو میری کشتی میں سوار ہونگے۔۔۔ اور وہ طاعون کا طوفان ہے۔'' (ملفوظات جلد ۳ ص ۳۱۸)

طاعون اور مرزائی کاروبار

لوگ طاعون سے خوف و دہشت زدہ تھے لیکن مرزا صاحب جیسے موقع پرست اور دنیادار لوگ زندگی اور موت کے ان نازک لمحات میں بھی لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھانے سے نہیں چوکتے۔ مرزا صاحب نے پہلے تو اپنے گھر کو طاعون سے محفوظ ہونے کا پراپگنڈہ کیا۔ جب لوگوں نے رجوع کرنا شروع کیا تو فوراً ہی اپنے گھر کی توسیع کیلئے چندے کی اپیل کر ڈالی:

''چونکہ آئندہ اس بات کا سخت اندیشہ ہے کہ طاعون ملک میں پھیل جائے اور ہمارے گھر میں جس۔۔۔ سخت تنگی واقع ہے اور آپ لوگ سن چکے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کیلئے جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہونگے حفاظت خاص کا وعدہ فرمایا ہے۔۔۔ میری دانست میں یہ حویلی۔۔۔ دو ہزار میں تیار ہوسکتی ہے۔ چونکہ خطرہ ہے کہ طاعون کا زمانہ قریب ہے اور یہ گھر وحی الٰہی کی خوشخبری کی رو سے اس طوفان [illegible]

[illegible] کشتی کے [illegible] کشتی میں نہ کسی [illegible] اور اس لئے توسیع کی ضرورت پڑی۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۸۶)

سبحان اللہ! عوام کو تو خدا [illegible] خالق و رازق پر بھروسہ کی تعلیم دی جارہی ہے مگر خود [illegible]

لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انہ اوی القریۃ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنی ایک طرف سارے پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اور ثبوت ہوگا۔ جو باتیں آج سے پہلے کہی گئی تھیں وہ پوری ہوگئیں۔ بلکہ طاعون کی خبر آج سے بائیس برس پہلے براہین احمدیہ میں بھی دی گئی ہے۔'' (دافع البلاء روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۲۵-۲۲۶)

''اب اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئی ہیں: (۱) اول یہ کہ طاعون دنیا میں اسلئے آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود کا نہ صرف انکار کیا گیا ہے بلکہ اس کو دکھ دیا گیا ہے ۔۔۔۔ (۲) دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ یہ طاعون اس حالت [illegible]

[illegible] کیونکہ یہ اس رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور تمام امتوں کیلئے نشان ہے۔'' (دافع البلاء روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۹-۲۳۰)

''خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے۔ حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

''اب طاعون کی آگ بھڑک رہی ہے [illegible]

اور یہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل امن ہے۔" (ملفوظات جلد۵ص۳۶۹)

"اس وقت قادیان کے چاروں طرف طاعون ہے۔قریب دوکوس کے فاصلہ پر اور قادیان اس وقت ایک ایسی کشتی کی طرح ہے۔جس کے اردگرد سخت طوفان ہو اور وہ دریا میں چل رہی ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد۵ص۳۲)

موجودہ قادیانی خلیفہ الرابع مرزا طاہر قادیانی صاحب فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود نے جب طاعون کی پیشگوئی فرمائی تھی اور طاعون ابھی ظاہر نہیں ہوا تھا۔تو ایک طرف تو فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ کثرت سے طاعون کی بیماری پھیلنے والی ہے۔جو سزا کے طور پر آئیگی کیونکہ میرا انکار کیا گیا ہے۔" (ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل جلد اول ص۵۵۰ مرکزی)

خلاصۂ کلام

قارئین! اوپر دئے گئے اقتباسات سے چھ باتیں واضح طور پر ثابت ہوتی ہیں:۔

۱۔قادیان ایک رسول کی (مرزا صاحب) تخت گاہ ہے

۲۔طاعون بطور سزا آئی ہے کیونکہ خدا کے رسول مرزا صاحب کا انکار کیا گیا ہے۔

۳۔طاعون دور نہ ہوگی جب تک لوگ خدا کے رسول (مرزا) کو مان نہ لیں۔

۴۔قادیان طاعون سے بالکل محفوظ رہیگا۔ایک بھی شخص طاعون سے نہیں مریگا۔

۵۔جو کوئی بھی طاعون زدہ قادیان میں آتا ہے وہ شفا پا جاتا ہے

۶۔قادیان میں طاعون کا پہنچ جانا مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کی دلیل ہوگی۔

قادیان میں طاعون نے کیا ستم ڈھایا؟

کیا قادیان طاعون سے محفوظ رہا؟ کیا مرزا صاحب کے خدا نے ان کی پیشگوئی کو حرف بحرف پورا کیا؟ کیا تمام لوگوں نے بالآخر مرزا صاحب کو نبی تسلیم کر لیا؟ ۔حقائق کا جائزہ لینے سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے قادیان میں طاعون کو صرف اس لئے بھیجا تھا کہ مرزا صاحب کھل کر اپنی پیشگوئیاں فرما دیں تاکہ بعد میں ان کیلئے کوئی جائے فرار نہ رہے۔جونہی مرزا صاحب نے بلند بانگ دعوے کئے قدرت کے نادیدہ ہاتھوں نے مرزا صاحب کو گھیر لیا۔طاعون نے قادیان میں کیا ستم ڈھایا؟ یہ مندرجہ ذیل حوالجات سے بخوبی واضح ہے:

"اور پھر طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔اور ایک سخت تپ محرقہ کے رنگ میں چڑھا جس سے لڑکا بالکل بے ہوش ہو گیا۔اور بے ہوشی میں دونوں ہاتھ مارتا تھا۔" (روحانی خزائن جلد۲۲ حقیقت الوحی ص۸۷ حاشیہ)

"محبی عزیزی نواب صاحب سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔یہ مضمون پڑھ کر کہ عزیزی عبدالرحمٰن خان کو پھر بخار ہو گیا ہے نہایت قلق ہوا۔خدا تعالیٰ شفا بخشے۔ اب میں حیران ہوں کہ اس وقت جلد آنے کی نسبت کیا رائے دوں۔پھر دعا کرنا شروع کر دیا ہے۔اللہ تعالیٰ شفا بخشے۔اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے۔ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے۔خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کب تک یہ ابتلا دور ہو۔لوگ سخت ہراساں ہو رہے ہیں۔زندگی کا اعتبار اٹھ گیا ہے۔ہر طرف چیخوں اور نعروں کی آواز آتی رہتی ہے۔قیامت برپا ہے۔اب میں کیا کہوں اور کیا رائے دوں۔سخت حیران ہوں کیا کروں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر۳۶ ص۱۱۴)

"آپ ضرور ڈاکٹر سے مشورہ لے لیں اور پھر انکے مشورہ کے مطابق بلاتوقف قادیان میں چلے آویں۔باقی اس جگہ طاعون کا زور بہت ہو رہا ہے۔کل آٹھ آدمی مرے تھے۔اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم کرے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر۳۸ ص۱۱۴)

سبحان اللہ!! کیا چالاکی سے قادیان آنے کی اجازت بھی دے رہے ہیں مگر ساتھ ہی یہ اطلاع بھی کر قادیان میں کتنی اموات ہو چکی ہیں تا کہ ڈر کر ادھر کا رخ نہ کریں۔

"اس جگہ قادیان میں آجکل طاعون کا بہت زور ہے۔اردگرد کے دیہات تو قریباً ہلاک ہو چکے ہیں۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر۳۸ ص۱۱۴ سے ۱۱۵)

"بڑی غوثان (غالباً گھر کی نوکرانی۔مؤلف) کو تپ ہو گیا تھا۔اس کو گھر سے نکال دیا ہے۔لیکن میری دانست میں اس کو طاعون نہیں ہے۔احتیاطاً نکال دیا ہے۔اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا۔اور گلٹی بھی نکل آئی۔اس کو بھی باہر نکال دیا ہے۔غرض ہماری اس طرف بھی کچھ زور طاعون کا شروع ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوبات نمبر۳۹ ص۱۱۵)

"آج میاں محمد افضل ایڈیٹر اخبار کا لڑکا جاں بلب ہے۔نمونیا پلیگ ہے۔آخری دم معلوم ہوتا ہے۔ہر طرف آہ وزاری ہے۔خدا تعالیٰ فضل کرے۔" (مکتوب نمبر۵۳ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم ص۱۳۱)

مرزا قادیانی کا وبائی امراض سے حفاظت کا ٹوٹکا: "یا حفیظ۔یا عزیز۔یا رفیق۔ رفیق خدا تعالیٰ کا نیا نام ہے۔جو کہ اس سے پیشتر اسماء باری تعالیٰ میں کبھی نہیں آیا۔" (ملفوظات جلد۶ ص۱۳۵)

مخدومی مکرمی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔مدت ہوئی آنمکرم کا کوئی خط میرے پاس نہیں پہنچا۔نہایت تردد اور تفکر ہے خدا تعالیٰ آفات سے محفوظ رکھے۔اس طرف طاعون کا اس قدر زور ہے کہ نمونہ قیامت ہے۔" (مکتوبات احمدیہ جلد۵ حصہ اول ص۳۹ مکتوب نمبر۹۱)

"طاعون تو ابھی سر پر ہے۔یہ کوئی فیصلہ تو نہیں کہ اب طاعون دور ہو گئی ہے۔یاد رکھو مفتری کو خدا تعالیٰ بے سزا کبھی نہیں چھوڑتا۔" (ملفوظات جلد۹ ص۴۰۰)

احمدی بھائیو!! ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جھوٹے کو بغیر سزا دیئے نہیں چھوڑتا۔ذرا دل تھام کے

بڑے سے مرزا قادیانی جھوٹا تھا اسی لئے اللہ نے اسے طاعون کی بیماری میں مبتلا کیا۔ اور دنیا میں بھی جہنم کا مزہ چکھلایا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

''نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ جہنم سے مراد میرے الہامات میں طاعون ہے۔'' (روحانی خزائن جلد۲۲ ص ۵۸۳)

''اس طرف طاعون کا بہت زور ہے سنا ہے ایک دو مشتبہ واردا تیں امرتسر میں بھی ہوئی ہیں۔ چند روز ہوئے ہیں میرے بدن پر بھی ایک گلٹی نکلی تھی۔ پہلے کچھ خوفناک آثار معلوم ہوئے۔ مگر کچھ خدا کے فضل سے اس کا زور جاتا رہا۔ یہ ایک جدا ہاتھ میں غدود پھول گئے تھے۔ اور یہ طاعون جوڑوں میں ہوتی ہے۔ پس گوش یا کنج ران پر یا زیر بغل یا کوئی جوڑ کی جگہ جیسا کہ ہاتھ کے جوڑ یا پیروں کے تپ ساتھ ہوتا ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ جلد پنجم مکتوب نمبر۳۸)

مخدومی گرامی اخویم سیٹھ صاحب سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کا عنایت نامہ خیریت شمامہ پہنچا۔ بدریافت فضل الٰہی اور خیرو عافیت بدرگاہ باری تعالیٰ شکر کیا گیا۔ میں بفضلہ اپنے دوستوں کے اور اہل وعیال کے خیرو عافیت سے ہوں۔ اس طرف طاعون چمکتی جاتی ہے۔ اب اسّی (۸۰) کے قریب گاؤں جن میں زور شور ہو رہا ہے۔ قادیان میں یہ حال ہے کہ لڑکوں اور جوانوں اور بڈھوں کو بھی خفیف سا تپ چڑھتا ہے۔ دوسرے دن کانوں کے نیچے بغل کے نیچے یا بن ران میں گلٹی نکل آتی ہے۔ ایک گلٹی مجھے بھی نکلی اور پہلے بھی ایک نکلی تھی۔ اور میرے لڑکے بشیر احمد کو بھی ایک دن تپ چڑھ کر پھر کانوں کے مقابل گال کی طرف گلٹی نکل آئی۔ مولوی صاحب حکیم نورالدین صاحب کے داماد کو بغل کے نیچے گلٹی نکلی۔ میر ناصر نواب صاحب کے لڑکے اسحاق کو کنج ران میں تپ کے بعد گلٹی نکل آئی۔''
(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول ص ۱۵ مکتوب نمبر۴۰)

قادیان میں طاعونی اموات

''اپریل ۱۹۰۴ میں قادیان کا احمدیہ اسکول طاعون کی وجہ بند کر دیا گیا اور سرکاری روزنامچہ میں (ملاحظہ فرمایئے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء) صرف مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء ۳۱۴ اموات درج ہوئیں جو قادیان میں طاعون سے واقع ہوئیں تھیں۔ ان دنوں قادیان کی آبادی ۲۸۰۰ نفوس پر مشتمل تھی۔ لوگ گھبرا کر گاؤں چھوڑ کر چلے گئے تھے اور تمام قصبہ سنسان ہو گیا تھا۔'' (حرف محرمانہ ص ۲۵۱-۲۵۲ مصنف غلام جیلانی برق)

مرزاجی کی بوکھلاہٹ:

''میں تو دن رات دعا کر رہا ہوں اور اس قدر زور اور توجہ سے دعائیں کی گئیں کہ بعض اوقات میں ایسا بیمار ہو گیا کہ یہ وہم گذرا کہ شاید دو یا تین منٹ جان باقی ہے اور خطرناک آثار ظاہر ہو گئے۔'' (خط بنام محمد علی خان، مکتوبات احمدیہ جلد پنجم ص ۱۱۵)

''حسب ضرورت دو تین آدمی اسکی چارپائی کو اٹھائیں اور باقی سب دور کھڑے ہو کر مثلاً ایک سو گز کے فاصلہ پر جنازہ پڑھیں۔'' (ملفوظات جلد۹ ص ۲۵۳)

''اگر کوئی صاحب خدانخواستہ طاعون کے مرض سے فوت ہوں جنہوں نے رسالہ الوصیت کے تمام شرائط پورے کر دئے ہوں۔ انکی نسبت یہ ضروری حکم ہے کہ وہ دو برس تک صندوق میں رکھکر کسی علیحدہ مکان میں امانت کے طور پر دفن کئے جائیں اور دو برس کے بعد ایسے موسم میں لائے جائیں کہ اس فوت ہونیکے مقام اور قادیان میں طاعون نہ ہو۔'' (الوصیت، روحانی خزائن جلد۲۰ ص ۳۲۲)

مرزا جی اور مؤمن کی شان

''ایک مؤمن کا جس قدر ایمان اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ہوتا ہے۔ اسی قدر وہ اسباب پرستی پر بھروسہ کرنے سے دور رہتا ہے۔'' (ملفوظات جلد۱ ص ۵۰۷)

مرزا جی کے قول و فعل میں تضاد:

''حضرت مسیح موعود کو صفائی کا بہت خیال ہوتا تھا۔ خصوصاً طاعون کے ایام میں اتنا خیال رہتا تھا کہ فینائل لوٹے میں حل کر کے خود اپنے ہاتھ سے گھر کے پاخانوں اور نالیوں میں جا کر ڈالتے تھے۔'' (سیرت المہدی حصہ دوم ص ۵۹)

''جب طاعون کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ (مرزا صاحب) نے اس (بھیڑ) کا گوشت کھانا چھوڑ دیا۔ کیونکہ آپ فرماتے تھے کہ اس میں طاعونی مادہ ہوتا ہے۔''
(سیرت المہدی حصہ اول ص ۵۶)

سبحان اللہ!! مرزا صاحب خود اس مؤمنانہ شان سے محروم تھے۔

قادیانیوں کی طاعون سے ہلاکت اور مرزائی منطق:۔

''بعض نادان اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے آدمی کیوں مرتے ہیں۔ ان نادانوں کو اتنا معلوم نہیں کہ آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی جب لوگ عذاب کا معجزہ مانگتے تھے تو ان کو تلوار کا معجزہ ملا۔ اور یہ بھی ایک قسم کا عذاب تھا۔'' (ملفوظات جلد۵ ص ۲۵۷)

''ہماری جماعت میں سے بعض لوگوں کا طاعون سے فوت ہونا بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے بعض صحابہ لڑائیوں میں شہید ہوتے تھے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص ۵۶۸)

سبحان اللہ! کیا قادیانی منطق ہے! شکر ہے قرار تو کیا کہ قادیانی بھی طاعون کا شکار ہو رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کی طاعون پیشگوئی میں ناکامی:

''اس سال طاعون کسی قدر کم ہے۔ یہ کوئی خوشی کا مقام نہیں کیونکہ لوگوں نے طاعون سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ جس غرض کے واسطے یہ آیا تھا۔ وہ غرض ابھی پوری نہیں ہوئی۔'' (ملفوظات جلد۱۰ ص ۴۸۷)

طاعون اور مرزا کی دعا ۔ رحمت للعالمین

’’میں نے طاعون پھیلنے کی دعا کی ہے ۔سو وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی ۔‘‘ (حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۲۳۵)

’’مبارک ہے وہ خدا جس نے دنیا میں طاعون کو بھیجا تا کہ اس کے ذریعہ سے ہم بڑھیں اور پھولیں ۔اور ہمارے دشمن نیست و نابود ہوں ۔‘‘ (روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷)

’’ہر ایک مہینہ میں کم سے کم پانچ سو آدمی اور کبھی ہزار دو ہزار آدمی بذریعہ طاعون ہماری جماعت میں داخل ہوتا ہے پس ہمارے لئے طاعون رحمت ہے اور ہمارے مخالفوں کیلئے زحمت اور عذاب ہے اور اگر دس پندرہ سال تک ملک میں ایسی ہی طاعون رہی تو میں یقین رکھتا ہوں کہ تمام ملک احمدی جماعت سے بھر جائے گا ۔‘‘ (تتمہ حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۵۶۸-۵۷۰)

سبحان اللہ! ایک طرف تو مرزا غلام قادیانی کو دعویٰ ہے کہ خدا نے ان کو رحمت بنا کر بھیجا:

’’انت منی بمنزلة لا یعلمها الخلق. و ما ارسلنک الا رحمة للعالمین. یا احمد .... ‘‘ (مرزائی وحی اربعین ۳، روحانی خزائن جلد۱۷ ص۴۱۰)

استغفر اللہ! کتنا بڑا جھوٹ اور دھوکہ ہے۔ ڈھٹائی اور بے شرمی تو دیکھئے کہ ایک طرف لوگوں کیلئے طاعون کی دعا کی جا رہی ہے اور دوسری طرف حضور ﷺ کے لقب کو اپنے اوپر چسپاں کر لیا فرمایا:

’’میں تمام مسلمانوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں اور آریوں پر یہ بات ظاہر کرتا ہوں کہ دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر ۔‘‘ (اربعین نمبر۱، روحانی خزائن جلد ۱۷ ص ۳۴۴)

کیا کوئی ماں اپنے بچوں کیلئے طاعونی موتوں کی دعا کر سکتی ہے؟ میرے خیال میں ایسے شخص کیلئے جو محض اپنی دنیاوی منفعت کیلئے عوام کو تکلیف میں مبتلا ہونے کی دعا کرے اور پھر اس پر خوش ہو، زیادہ مناسب نام زحمت للعٰلمین ہے! اب آیئے آخری بات کی طرف ۔مرزا صاحب کی دعا سے چار سال تک ہندوستان کے مختلف علاقوں طاعون کی وجہ سے لوگ مرتے رہے کیا طاعون اس وقت ختم ہوئی جب تمام لوگوں نے مرزا صاحب کو خدا کا نبی تسلیم کر لیا؟

جماعت کی تعداد اور طاعون

۱۹۰۲ء کی تعداد: ’’آج خدا تعالیٰ کے فضل سے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں ۔‘‘ (حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد۲۲ ص۱۳۳)

’’طاعون کے بعد ۱۹۱۱ء کی مردم شماری میں احمدیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار چھ سو پچانوے (۱۸۶۹۵) تھی ۔کل پنجاب کی آبادی ایک کروڑ پچانوے لاکھ اسی ہزار چھیالیس (۱۹،۵۷۹،۰۴۶) تھی ۔ ہندوستان بھر میں چالیس ہزار انگریز افسران تھے ۔‘‘ (رپورٹ ۱۹۱۱ء کی کتاب برائے مردم شماری ص۱۶۹)

گویا طاعون کے بعد بھی صرف پنجاب میں ایک کروڑ پچانوے لاکھ ساٹھ ہزار مرزا صاحب کے منکرین باقی تھے ۔ چالیس ہزار انگریز افسران تھے جو سب کے سب جو اس جھوٹے مسیح موعود کے منکر تھے اور ان میں سے ایک نہیں مرا۔حالانکہ خدا نے مرزا صاحب کو صاف طور پر فرما دیا تھا کہ:

’’یہ طاعون اس حالت میں فرو ہوگی جبکہ لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لینگے......سو اے عزیزو! اس (طاعون) کا بجز اسکے کوئی بھی علاج نہیں کہ اس مسیح کو سچے دل اور اخلاص سے قبول کر لیا جاوے ۔‘‘ (دافع البلاء روحانی خزائن ج۱۸ ص۱۱۰۹)

قابل احترام قادیانی/احمدی بھائیو!

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے کئے ہوئے وعدے پورے کرتا ہے مگر مرزا قادیانی سے کیا ہوا ایک وعدہ بھی پورا نہیں ہوا۔اس کا ایک ہی مطلب ہے کہ مرزا قادیانی کے وحی و الہامات اللہ جل شانہٗ کی طرف سے نہیں تھے بلکہ یہ دراصل شیطانی وہبیات و احتلامات تھے ۔مرزا صاحب اور ان کے مبلغین آپ کو جہنم میں دھکیل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق حق کی شکل میں دکھا کر اس کی اتباع کی توفیق عطا فرمائے اور باطل کو باطل کی شکل میں دکھا کر اس سے بچنے کی توفیق دے ۔آمین ۔وما علینا الا البلاغ۔

مرزا طاہر ۔ قادیانی خلیفہ ۔ کو چیلنج

اینٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ ان اسلام قادیانی مبلغین کو مرزا غلام احمد قادیانی کے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کرنے کیلئے مسلسل مناظرہ کا چیلنج دے رہی ہے لیکن مرزائی مبلغین ہر جگہ سے راہ فرار اختیار کر رہے ہیں کہ کہیں قادیانیت کا بھانڈا نہ پھوٹ جائے۔ بقول میرے خالہ زاد بھائی لطیف احمد موسیٰ کے، جو کہ قادیان میں رہتے ہیں اور جماعت میں ایک اہم عہدے پر فائز ہیں، کہ خلیفۃ الرابع مرزا طاہر احمد قادیانی کے فرمان کے مطابق انکی نظر میں ہندوستان بھر میں کوئی بھی قادیانی مولوی مناظرہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ پاکستان کے قادیانی عالم **دوست محمد شاہد** ایک بہترین احمدی مناظر ہیں جن کی قابلیت کو قادیانی خلیفہ نے خود سراہا ہے چنانچہ اینٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ دوست محمد کو مناظرہ کی دعوت دیتی ہے ۔ممبائی ہندوستان بذریعہ ہوائی جہاز آمدورفت کا خرچہ اور مناظرے کے دوران قیام وطعام کے انتظام کے ہم ذمہ دار ہیں ۔ پہلے مناظرہ بانی جماعت مرزا قادیانی کے کردار اور ان کے سچے یا جھوٹے ہونے پر ہوگا۔ اس کے بعد قادیانی حضرات جس موضوع پر چاہیں ہم ان سے مناظرہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ اس مناظرے کی وڈیو ریکارڈنگ بھی ہوگی تا کہ زیادہ سے زیادہ عوام اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

جناب مرزا طاہر احمد صاحب! آپکو پھر ایک موقع دیا جا رہا ہے کہ اپنے دادا اور پیغمبر مرزا غلام احمد قادیانی کی غیرت میں کھڑے ہو جائیں ۔یا تو آپ خود ہم سے مناظرہ کر لیں یا جناب **دوست محمد شاہد** صاحب کو اجازت دیں کہ وہ ہم سے مناظرہ کر لیں ۔ فقط

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ   احتشام الحق عبدالباری سابق احمدی۔

اینٹی احمدیہ/قادیانی موومنٹ ان اسلام ممبائی

بھولا بیٹھک کی چال، گالا نمبر۱۵، ۳۱۰ مولانا آزاد روڈ، کراس لین، مدن پورہ، ممبائی ۴۰۰۰۰۸